CS (MAIN) EXAM, 2011

Serial No. F–DTN–L–SAD–W

# URDU
## (Compulsory)

*Time Allowed : Three Hours* | *Maximum Marks : 300*

## INSTRUCTIONS

*Candidates should attempt **ALL** questions.*
*The number of marks carried by each question is indicated at the end of the question.*
*Answers must be written in **Urdu** unless otherwise directed.*
*Prescribed word-limit must be followed for Q. No. 3. The precis must be attempted **only** on the special precis sheets attached to this question paper. These precis sheets are to be carefully detached from the question paper and securely attached to the answer book.*

---

سوال نمبر ا۔ حسبِ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تقریباً ۳۰۰ الفاظ میں ایک مضمون لکھیے : 100

(الف) سیاست اور ذاتی اخلاقیات کا سوال۔

(ب) سماجی ترقی کے خاص محرک۔ مذہب یا سائنس۔

(ج) سب کے لیے خوراک : ہمارے جمہوری نظام کے لیے ایک آزمائش۔

(د) رفتار کی تہذیب، جلد بازی اور جرائم کو جنم دیتی ہے۔
(ر) مصنوعی ذہانت، انسانی دماغ کے ایک متبادل کے طور پر۔

سوال نمبر ۲۔ حسبِ ذیل اقتباس کو غور سے پڑھ کر نیچے پوچھے گئے سوالوں کا جواب لکھیے۔ جوابات بہت واضح، صحیح اور مختصر ہوں۔ 6×10=60

ہم صنعتی ترقی کے ایک تیز دور سے گزر رہے ہیں، کارخانوں میں ہم بڑی تعداد میں لوگوں کی بھرتی کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں کچھ اس طرح کا رجحان محسوس ہوتا ہے کہ آپ جس خاص کام کو کرنا چاہتے ہیں اس کے بارے میں کتنا جانتے ہیں، اس بات کی اہمیت نہیں ہے۔ اس سے کہیں زیادہ اس پہلو پر توجہ ہوتی ہے کہ آپ کسے جانتے ہیں تاکہ روزگار حاصل کرنے کے لیے اثرات کا استعمال کیا جا سکے۔ لوگ یہ نہیں غور کرتے کہ اچھے نتیجے حاصل کرنے کے لیے صلاحیت شرط ہے۔ ہمارے نظام تعلیم میں فضیلت کی ترقی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور اگر قابلیت کے فروغ کو اہمیت نہ دی جائے تو اس سے فضیلت کی توہین ہوتی ہے اس بات سے ایک طرف ہمارے تعلیمی نظام پر حرف آتا ہے۔ اور دوسری طرف سماجی تعلیم کے لیے تحریک شروع

کرنے کے جذبے کا خون ہوتا ہے۔

جب کسی پُل کی تعمیر ہوتی ہے یا سڑک بنائی جاتی ہے تو بالو، سیمنٹ، چونے وغیرہ کی صحیح ملاوٹ کے لیے ایک طے شدہ مقدار کی پابندی کی جاتی ہے تاکہ پل اور سڑک کی مضبوط تعمیر ہوسکے اور وہ زیادہ سے زیادہ دنوں تک قائم رہیں۔ لیکن اس بارے میں ہمارا تجربہ بربادی کی کہانی ہی سناتا ہے۔ اور ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کچھ باندھ میں دراڑیں پڑ گئی ہیں یا سڑک بارش میں بہہ گئی ہے۔

یہ مسئلہ معیار بندی سے جڑا ہے۔ جس کا تعلق صرف مادی وسائل سے نہیں ہے۔ بلکہ انسانوں اور ان کی ذمہ داریوں کے احساس سے بھی متعلق ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے جمہوری نظام سے کچھ ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جن میں قابلیت کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اور لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنا جاتا ہے کہ اس ملک میں قابلیت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس بات سے یہ جذبہ جنم لیتا ہے کہ یہاں قابلیت، کارکردگی اور اخلاقی شائستگی کے بغیر کسی بھی عوامی دفتر میں جگہ حاصل کی جاسکتی ہے اور عوامی کاروبار انجام دیا جاسکتا ہے۔

سوالات

۱۔ اس ملک میں لوگ اچھے کام پانے کے لیے کیا سوچتے ہیں؟

۲۔ ہم قابلیت کی خاطر کب عزت گنوا دیتے ہیں؟
۳۔ قابلیت کو نظر انداز کرنے کا برا انجام کیا ہوتا ہے؟
۴۔ جب ہم دوسرے لوگوں کی ذمہ داریوں کے احساس کا احترام نہیں کرتے تو کیا انجام ہوتا ہے؟
۵۔ قابلیت، کارکردگی اور ذمہ داریوں کو نظر انداز کرنے کا کیا سبب ہے؟
۶۔ اقتباس میں نشان زدہ الفاظ کی وضاحت کیجیے۔

سوال نمبر ۳۔ حسبِ ذیل اقتباس کا اختصار (Precis) تقریباً ۱۹۰-۲۱۰ لفظوں میں لکھیے۔ اس کے لیے دیے گئے خاص کاغذ کا استعمال کیجیے۔ اور انھیں امتحان کی کاپی کے ساتھ منسلک کردیں۔ ۱۵۰ الفاظ سے کم یا ۲۵۰ الفاظ سے زیادہ ہونے پر نمبر نہیں دیے جائیں گے۔ 60

میں اس وقت لگ بھگ سات برس کا رہا ہوں گا جب میرے والد راجستھانی عدالت کا ممبر بننے کے لیے پوربندر سے راجکوٹ چلے آئے۔ وہاں مجھے ایک ابتدائی اسکول میں داخل کرا دیا گیا۔ مجھے ان دنوں کی باتیں یاد ہیں۔ مجھے استادوں کے نام اور دوسری خوبیاں بھی یاد



(Contd.)

ہیں۔ پور بندر کی طرح یہاں بھی تعلیم کے سلسلے میں کوئی خاص بات قابلِ ذکر نہیں ہے۔ میں صرف ایک اوسط درجے کا طالب علم تھا۔ اس اسکول سے شہر کے باہری اسکول میں داخل ہوا۔ اور وہاں سے ہائی اسکول میں نام لکھوایا گیا۔ اس وقت میری عمر بارہ برس کی تھی۔ مجھے یاد نہیں ہے کہ اس مختصر عرصے میں کسی استاد یا ہم سبق سے کبھی جھوٹ بولا ہو۔ میں بہت شرمیلا تھا اور ہر طرح کے لوگوں سے ملنے سے کترایا کرتا تھا۔ میری کتابیں اور سبق ہی لے دے کے میرے دوست تھے۔ ٹھیک وقت پر اسکول پہنچنا اور اسکول بند ہوتے ہی گھر لوٹ آنا روزانہ کی میری عادت تھی۔ درحقیقت میں واپس آنے میں جلدی کرتا۔ کیوں کہ کسی سے بات چیت نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے اس بات کا بھی ڈر تھا کہ کہیں کوئی میرا مذاق نہ اڑائے۔

ایک حادثہ ایسا ہے جو ہائی اسکول کے پہلے ہی سال کے امتحان کے دوران ہوا۔ امتحان کے نگراں مسٹر جائلس دیکھ بھال کے لیے آئے ہوئے تھے۔ تلفظ کی مشق کے لیے انھوں نے مجھے الفاظ لکھنے کے لیے دیئے۔ ان میں ایک لفظ 'Kettle' تھا' میں نے اس کی اسپیلنگ غلط لکھی تھی۔

میرے استاد نے اپنے جوتے کے ذریعہ اسے صحیح لکھنے کے لیے اشارے کی کوشش کی لیکن مجھے وہ مدد نہیں لینی تھی ۔ یہ بات میری سمجھ سے باہر تھی کہ وہ چاہتے تھے کہ میں قریب میں بیٹھے طالب علم کی سلیٹ پر لکھے ہوئے لفظ کو نقل کر لوں ۔ کیوں کہ میں تو یہ جانتا تھا کہ استاد تو یہاں اس لیے ہیں کہ ہمیں نقل کرنے سے روکنے کے لیے نگرانی کرتے ہیں ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میرے علاوہ سبھی طلبا کے لکھے ہوئے ہر ایک لفظ کی اسپیلنگ ( تلفظ ) صحیح تھی ۔ بعد میں امتحان کے نگراں نے اس بے وقوفی کی بات کو سمجھانے کی کوشش کی ۔ لیکن مجھ پر کوئی اثر نہیں پڑا ۔ میں نقل کرنے کا ہنر کبھی نہ سیکھ پایا ۔

اس حادثے کے بعد سے اپنے استاد کے احترام کا جذبہ کم نہیں ہوا ۔ دوسروں کی خامیاں دیکھنا میرے مزاج کے خلاف تھا ۔ بعد میں مجھے ان استاد کی کئی دوسری کمزوریوں کا علم ہوا ۔ لیکن ان کے لیے میرے دل میں وہی عزت ہمیشہ رہی ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے بزرگوں کا حکم ماننے کی تعلیم پائی تھی ۔ ان کے کاموں کا صحیح اور غلط دیکھنا نہیں سیکھا تھا ۔ اسی دور سے تعلق رکھنے والے دو اور حادثے میری یادداشت میں ہمیشہ تازہ رہے ہیں ۔ اسکول کی مقررہ



(Contd.)

کتابوں کے علاوہ دوسری کتابیں پڑھنے کا مجھے ذرا بھی شوق نہ تھا۔ روزانہ کا دیا ہوا سبق تو یاد کرتا ہی تھا کیوں کہ استاد کے ذریعہ دی جانے والی سزا مجھے اتنی ہی ناپسند تھی جتنا کہ انھیں دھوکا دینا۔ اس لیے عام طور پر میں ان پر توجہ کیے بغیر اپنا سبق پورا کرلیا کرتا تھا۔ اس طرح جب میرے سبق ہی پورے طور پر وقت کے اندر تیار نہیں ہو پاتے تو پھر دوسری کتابیں پڑھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن والد کی خریدی ہوئی ایک کتاب پر میری نظر پڑ گئی ''شرون پتر بھگت ناٹک'' (شرون والدین کا فرماں بردار)۔ میں نے اسے گہری دل چسپی سے پڑھا۔ اسی زمانے میں ہمارے یہاں گھومنے پھرنے والے فن کار آئے۔ مجھے دکھلائی جانے والی تصویروں میں سے ایک شرون کی تھی۔ جو اپنے کندھوں پر پڑی ہوئی جھولی کی مدد سے اپنے اندھے والدین کو تیرتھ کرانے لے جا رہا تھا۔ اس کتاب اور تصویر نے میرے ذہن پر ایک یادگار نقش چھوڑا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا ''یہ ایک ایسی مثال ہے جس کی تمہیں نقل کرنی چاہیے۔'' شرون کی موت پر ان کے والدین کا درد و غم آج بھی میری یادداشت میں تازہ ہے۔ اس کے بہا لے جانے والے



(Contd.)

جذباتی نغمہ نے مجھے دل کی گہرائیوں تک متاثر کیا ہے۔ اور
اس درد بھرے نغمے کو میرے لیے والد کے خریدے ہوئے
باجے پر میں نے بجایا۔

سوال نمبر ۴۔ حسب ذیل انگریزی عبارت کا اردو میں ترجمہ کیجیے۔ 20

Tulasidas's imagery covers a vast range. No poet of medieval period — not even his great contemporary Surdas — can vie with Tulasidas in respect of the infinite variety of imagery employed by him. He has collected his images from peasant life, court life, priestly environments,. rural and civic life, philosophical treatises, literary classics, mythological works and folk literature. His poetry is a vast gallery of all kinds of images ranging from exquisite miniature paintings to large frescoes. Normally he likes simple and integrated images, but is quite capable of creating complex imagery as well. What he seems to abhor is a truncated image of which we can hardly search out a single example. His whole poetic creation is an endless endeavour to give a concrete tangible form to the abstract — to impart physical charms and mental qualities of human personality to an absolute concept. Actually the very conception of Personified Godhood is a grand exercise in image-making. In this context, what is of special relevance to the modern reader in Tulasidas's art is his unconventional approach to literary-cultural tradition and religion. A number of poets in other Indian languages have also produced great literature in this regard, but Tulasi appears to have surpassed them all.



(Contd.)

سوال نمبر ۵۔حسبِ ذیل عبارت کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

یہ سب کو معلوم ہے کہ کائنات کی تخلیق ،ترقی اور
حفاظت قدرت پر منحصر ہے اور قدرت کی تخلیق و ترقی اور
حفاظت میں درختوں ،جنگلوں ،بیل بوٹوں اور جھاڑیوں کی
اہمیت ہے۔ درحقیقت انسانوں کا وجود ہی درختوں اور
جنگلوں پر قائم ہے۔ پیڑ پودے ہی مٹی کے خاص محافظ ہیں۔
وہ آندھیوں کی رفتار کو روکتے ہیں اور مٹی کو اُڑنے سے
بچاتے ہیں۔ پیڑ ہی پہاڑوں کو تباہی سے بچاتے اور ان کو
بنائے رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔جنگلوں سے ہی جانوروں
اور پرندوں کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور یہی ماحول کو محفوظ
رکھتے ہیں۔وہی بارش کا سبب بنتے ہیں۔ جہاں درختوں کی
کثرت ہوتی ہے وہاں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ جب کہ
ریگستان برسات کے لیے ترستا رہتا ہے۔ بارش سے ہی
اناج کی پیداوار ہوتی ہے۔اور اسی اناج سے انسان زندہ
رہتا ہے۔کئی پیڑوں کے پتے گھاس کے طور پر کھا کر جانور
زندہ رہتے ہیں۔ پیڑوں سے ایندھن اور عمارتی لکڑیاں
حاصل ہوتی ہیں ۔ریل، کشتیاں ،ہوائی جہاز وغیرہ کئی
چیزوں کی تعمیر میں درختوں سے حاصل لکڑی کا استعمال ہوتا



(Contd.)

ہے۔ طرح طرح کی دوائیاں، گوند، کاغذ، دیاسلائی، کئی طرح کے تیل، مختلف طرح کے خوش ذائقہ اور غذائیت سے بھرپور پھل بھی درختوں کی ہی دین ہیں۔ ان کے چھاؤں کی ٹھنڈک ہمیں گرمی سے راحت بخشتی ہے۔ ان کے پھولوں کی میٹھی خوشبو ہمارے دل و دماغ کو تازگی دیتی ہے۔

سوال نمبر ۶۔ (الف) مندرجہ ذیل الفاظ میں سے پانچ کے واحد یا جمع لکھیں۔ 10

(۱) حرف

(۲) کتاب

(۳) اطفال

(۴) اسباق

(۵) عالم

(۶) اخبار

(۷) استاد

(۸) امتحان

(۹) فکر

(۱۰) شاعر

(ب)حسب ذیل میں سے پانچ لفظوں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

(۱) بانگِ درا

(۲) طور

(۳) باغِ ارم

(۴) کثافت

(۵) ماحولیات

(٦) نغمہ

(۷) ترانہ

(۸) غزل

(۹) ہم سفر

(۱۰) مہرباں

(ج) حسب ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

آنکھ چرانا، آنکھ دکھانا، آنکھ لگنا،

ہاتھ پھیلانا، چنے چبانا، منہ لگنا،

تارے گننا۔

(د) حسب ذیل الفاظ کے معانی لکھیے ۔ 10

شب دراز، ہمسایہ، نخل،

صحیفہ، شبنم، کہکشاں،

وجود، تبسّم، شہباز،

رازداں ۔

☆☆☆

अपना अनुक्रमांक इन पत्रकों पर न लिखें

DO NOT WRITE YOUR ROLL NO. ON THESE SHEETS

# URDU
## (Compulsory)

सार लेखन के लिए विशेष पत्रक

**SPECIAL SHEETS FOR PRECIS**

इस पत्रक के दोनों ओर लिखिए। प्रत्येक खण्ड में एक शब्द और प्रत्येक पंक्ति में पांच शब्द लिखिए। अपने उद्धरण में सामान्य रूप से विराम आदि चिन्ह लगाइए और यदि आवश्यक हो तो प्रत्येक पैराग्राफ के अन्त में एक पंक्ति खाली छोड़ते हुए इसे पैराग्राफों में विभक्त कीजिए। यदि चाहें तो उत्तर-पुस्तिका के साधारण कागज पर पहले एक कच्चा प्रारूप तैयार कर सकते हैं। अपनी उत्तर-पुस्तिका दे देने से पहले कच्चे कार्य को आर-पार पंक्ति डालकर काट दिया जाना चाहिए। आप सारपत्रक को अपनी उत्तर-पुस्तिका के अन्दर सुरक्षित रूप से बांध दीजिए।

**Use both sides of this sheet. Write one word in each division and five words in each line. Punctuate your passage in the usual way and divide it into paragraphs, if necessary, leaving a line blank at the end of each paragraph. You may make a rough copy first, if you so wish, on ordinary paper in the answer-book. The rough work should be scored through before you hand over your answer-book. You should fasten the precis sheet securely inside your answer-book.**

| शीर्षक<br>Title | | | | | इस हाशिए में न लिखें<br>Do not write on this margin |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | 10 |
| | | | | | |
| | | | | | 20 |
| | | | | | |
| | | | | | 30 |
| | | | | | |
| | | | | | 40 |
| | | | | | |
| | | | | | 50 |
| | | | | | |
| | | | | | 60 |
| | | | | | |

[कृ.पृ.उ./P.T.O.]

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | 70 |
| | | | | | 80 |
| | | | | | 90 |
| | | | | | 100 |
| | | | | | 110 |
| | | | | | 120 |
| | | | | | 130 |
| | | | | | 140 |
| | | | | | 150 |
| | | | | | 160 |
| | | | | | 170 |
| | | | | | 180 |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | 190 |
| | | | | | 200 |
| | | | | | 210 |
| | | | | | 220 |
| | | | | | 230 |
| | | | | | 240 |
| | | | | | 250 |
| | | | | | 260 |
| | | | | | 270 |
| | | | | | 280 |
| | | | | | 290 |
| | | | | | 300 |